بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۸۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم شنبہ

جلد ۳۱	۱۵ - ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش	۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ	۱۵ - مئی ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کا گلا بیٹھا ہوا ہے۔ اور شدید کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو کسی قدر سر درد کی شکایت ہے۔ نیز صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ صاحبزادی امۃ المجیب صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب بھی ناسازیٔ حال بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پھر تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صدا پر حضور کے صحابہؓ کی قربانیوں کی شہادت

انبیاء کی بعثت کے ساتھ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان تیار ہوتا ہے۔ نئے آسمان سے مراد وہ معجزات ہیں۔ جو خدا تعالیٰ ان کی تائید کے لئے ظاہر فرماتا ہے۔ اور نئی زمین سے مراد وہ پاک دل ہیں۔ جو ان انوار کی تجلی گاہ بنتے ہیں۔ جو نبیوں کے شامل حال ہوا کرتے ہیں۔ نبوت کی عمارت ایسے ہی پاک وجودوں سے قائم ہوتی ہے۔ جو دل کے حلیم اور دشمنوں کے مظالم کو استقلال و ثبات سے برداشت کرنے کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ شجرۂ نبوت کے یہ اولین اثمار نہایت شیریں اور پُر رونق ہوتے ہیں۔ نبی کے نعرۂ توحید پر شرک اور بُت پرستی کے حامی آتش در نعل ہو جاتے ہیں۔ نبی کی قدوسی آواز پر فسق و فجور میں مبتلا ارواح واویلا کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ تاریکی کے فرزند اندھا دھند شمع نور کے پروانوں کو کچلنے اور مسلنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ انہیں گالیاں دی جاتی ہیں۔ انہیں جلاوطن کیا جاتا ہے۔ انہیں اپنی جائیدادوں سے بے دخل کیا جاتا ہے انہیں اپنے بیوی بچوں سے جدا کیا جاتا ہے انہیں ہر قسم کی روحانی اور جسمانی اذیت پہونچائی جاتی ہے۔ اور جب کبھی باطل پرستوں کو موقعہ ملتا ہے۔ ان حق پرستوں کو تہ تیغ کرنے سے بھی انہیں دریغ نہیں ہوتا۔ تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ نبیوں کے پیروؤں میں سے ہزاروں نہیں۔ لاکھوں انسانوں نے نہایت خندہ پیشانی سے ہر قربانی کو ادا کیا۔ اور خدا کے واحد کے نام پر ذبح ہونے سے وہ ذرا نہ ہچکچائے۔ انہوں نے خوشی خوشی اپنی عزت و آبرو پر لات مار دی۔ وہ خدا کے ارادہ پر راضی ہوتے ہوئے اپنے مال و منال اور اہل و عیال سے الگ ہو گئے۔ یہ قربانی ان کو ہمیشہ کی زندگی بخشنے کا موجب ہوئی جب تک یہ دنیا قائم ہے۔ ان کا نام عزت کے ساتھ باقی رہے گا۔ قوموں کے بعد قومیں مٹتی چلی جائیں گی سلطنت کے بعد نئی سلطنت قائم ہوتی ہے۔ اور پچھلی سلطنت ملیامیٹ ہو جاتی ہے۔ مگر آسمانی بادشاہت میں خدا کی راہ میں قربان ہونے والے ہمیشہ سے زندہ ہیں۔ اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ تاریخ میں ایک بھی مثال موجود نہیں۔ کہ نبیوں کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری ان کے صحابہ کے خون اور قربانی کے بغیر ہوئی ہو۔ قربانی کی کیفیت اور کمیت میں اختلاف ہوتا رہا ہے۔ مگر نفس قربانی میں کبھی فرق پیدا نہیں ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے نبی ہیں آپ کے زمانہ کی خبر تمام انبیاء دیتے آئے۔ اس زمانہ میں شیطان کی ذریت اور رحمانی فوجوں میں ایک آخری جنگ ہے۔ قریباً پچاس برس پیشتر ایک گمنام بستی میں کھڑے ہو کر ایک شخص نے کہا۔ کہ میں خدا کا مسیح ہوں تو میں مجھ سے برکت پائیں گی۔ اور جو میرے مٹانے کے درپے ہوں گے۔ وہ نیست و نابود کئے جائیں گے۔ ابتداء میں دنیا کے لوگوں نے اس آواز کو نہایت حقیر اور معمولی سمجھا۔ اور سرکش اور متکبر انسانوں نے اسے قابل التفات قرار نہ دیا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد واضح ہو گیا۔ کہ یہ آواز نہایت پُرشوکت اور پُرجلال تھی۔ آہستہ آہستہ پاک دل انسان یہاں سے اور وہاں سے اس گاؤں سے اور اس شہر سے قادیان میں عقیدت سے آنے شروع ہوئے۔ تب ساری طاغوتی طاقتیں برسرِ کار آئیں۔ اور متحدہ کوشش کی۔ کہ ان تھوڑے سے لوگوں کو اور اس مدعی مسیحیت و مہدویت کو نابود کر دیں۔ قومیں ان کے مٹانے پر متفق ہو گئیں۔ مختلف مذاہب کے لوگ ان کی بربادی کے لئے ہم آہنگ ہو گئے۔ مگر کیا کبھی ظلم کی کلھاڑی سے شجرۂ روحانیت مٹایا گیا۔ جو اس دفعہ اہل باطل اپنے مظالم کے ذریعہ اس کو مٹانے میں کامیاب ہوتے؟ احمدی جو مختلف علاقوں میں۔ اور مختلف دیہات میں پھیلے ہوئے تھے۔ اکثر مقامات پر اکیلے اور دو دو تھے انہیں تختہ مشق مظالم بنایا گیا۔ ایک طرف جاہل عوام کی جہالت اور دوسری طرف علماء سُوء کے سنگین فتوے اس آگ کو ہوا دے رہے تھے۔ کتنے ہی احمدی اپنے گھروں سے بے گھر ہوئے۔ اپنی جائیدادوں سے محروم قرار دیئے گئے۔ اپنی بیویوں سے علیحدہ کئے گئے۔ انہیں راہ چلتے مارا پیٹا گیا۔ برسرِ عام گالیاں دی گئیں۔ زدوکوب کیا گیا بیگانوں نے نفرت کا اظہار کیا۔ اور اپنوں نے دھتکارا۔ کئی غریب احمدی خواتین ظالموں کے ظلم کا شکار ہوئیں۔ ہر جگہ ان کا مقاطعہ کیا گیا۔ ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا اور ان میں سے فوت ہونے والوں کو قبرستانوں میں دفن کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں کو نہایت بے دردی سے سنگسار بھی کیا گیا۔ یہ سب کچھ ہوا۔ اور اب بھی جہاں دشمنوں کو موقعہ ملتا ہے۔ وہ ان ظلموں کے اعادہ سے باز نہیں آتے۔ لیکن احمدیت ہے۔ جو رات دن ترقی کر رہی ہے احمدیت کے فرزند ہیں۔ جو خوشی خوشی ان قربانیوں کو ادا کرتے اور اپنے مولیٰ کی تقدیر پر راضی ہیں احمدی نہ صرف ان ظلموں پر صابر ہیں۔ بلکہ وہ دین کی اشاعت۔ اور اسلام کی ترقیت کے قیام کے لئے اپنے مالوں۔ وقتوں اور اپنی جانوں تک کو قربان کر رہے ہیں۔ دشمن خیال کرتے تھے۔ کہ وہ ظلم کی راہ سے احمدیت کی ترقی کو روک دیں گے۔ لیکن گزشتہ پچاس سال کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ ان کا یہ ہتھیار کند ثابت ہوا ہے بلکہ اس طریق نے اشاعت احمدیت کے لئے کھاد کا کام دیا ہے۔ نہ معلوم ابھی اس سلسلہ کے کامل عروج تک پہونچنے کے لئے کتنی اور کیسی قربانیوں کی ضرورت پیش آئے گی

امید ہے کہ احمدیت کی آئندہ اور موجودہ نسلیں اس بارے میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے کی پوری کوشش کریں گی۔ اور خدا کے مسیح کی پاک جماعت کا قدم پیچھے کی طرف نہیں بلکہ آگے کی طرف بڑھے گا۔ یہ ایک امانت ہے جو خدا کے مسیح نے اپنے صحابہ کے سپرد کی۔ اور انہوں نے اپنی عزیز سے عزیز چیز کی قربانی کر کے بھی اس کی حفاظت کی ان کی نسلیں اس امانت کو محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں گی۔ یہاں تک کہ وہ دن آجائے۔ کہ خدا کی بادشاہت زمین پر قائم ہو۔ اور باطل معبود اپنی موت مرجائیں۔ تب مسیح کی دُنیا کی نظریں دیکھ لیں۔ کہ ایک نیا آسمان بن گیا اور ایک نئی زمین تیار ہو گئی۔ دشمنوں کے ظلموں کا تذکرہ مرثیہ کے رنگ میں تو زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہوتا۔ لیکن دشمنوں کے ظلموں کا بیان اور صحابہ کے صبر و استقلال کا ذکر نوجوانوں کی رگوں میں ایک نیا خون پیدا کرتا ہے۔ ان کی دینی غیرت کو اکساتا ہے۔ ان کو اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دلاتا ہے۔ اس پہلو سے نہایت ضروری ہے۔ کہ ان مظالم کی تاریخ مجموعی رنگ میں مرتب کی جائے۔ جو احمدی افراد پر مختلف شہروں اور ممالک میں ہوئے۔ دشمن کے ظلموں کا ذکر اور احمدیوں کے استقلال کا بیان کوئی ہتک نہیں۔ کوئی بے عزتی نہیں۔ بلکہ عین عزت ہے۔ آسمان کے فرشتے تو ان مظلوموں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ مگر اس قسم کے مجموعہ سے زمین کے صالحین بھی ہمیشہ ان مظلوم بزرگوں کے لئے دست بدعا رہیں گے۔ جنہوں نے ابتدائی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شناخت کیا۔ اور اس راستہ میں ہر قسم کا دکھ اٹھایا۔ فوت ہو جانے والے بزرگوں کا تذکرہ اہل قلم اصحاب کے ذریعہ سے جمع ہو جانا ضروری ہے۔ تا آئندہ آنے والی نسلیں ان قابل فخر اوراق کو پڑھ کر احمدیت کے بننے والے شاندار محل کی ان بنیادی اینٹوں اور ان کی پختگی کو دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اور رہتی دنیا تک یہ مجموعہ صداقت احمدیت پر ایک درخشندہ دلیل اور خدا ترس لوگوں کے لئے ایمان لانے کا ذریعہ ہو۔ اللھم امین

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

غلہ ارزاں خرید کر روک رکھنا

سلسلہ احمدیہ کے قیام کی اہم غرض یہ ہے۔ کہ تمام معاملات میں اسلامی طریق کے مطابق عمل ہو۔ موجودہ زمانہ میں بہت سے لوگ مسلمان تو کہلاتے ہیں۔ مگر وہ صحیح اسلامی طریق کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت خدا چاہتا ہے کہ از سر نو اسلامی طریق کا احیاء ہو۔ اب جبکہ غلہ [illegible] فروخت کریں گے۔ حالانکہ ایسا کرنا درست نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان درج ذیل ہے۔

سوال:- کسی نے پوچھا کہ بعض آدمی غلہ کی تجارت کرتے ہیں۔ اور خرید کر اسے رکھ چھوڑتے ہیں جب مہنگا ہو جائے۔ تو اسے بیچتے ہیں۔ کیا ایسی تجارت جائز ہے۔

جواب:- فرمایا اس کو مکروہ سمجھا گیا ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ میرے نزدیک شریعت اور ہے۔ اور طریقت اور ہے۔ ایک آن کی بدنیتی بھی جائز نہیں۔ اور یہ ایک قسم کی بدنیتی ہے ہماری غرض یہ ہے کہ بدنیتی دور ہو۔" (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

احباب جماعت توجہ فرمائیں اور تمام معاملات میں اپنا عمل اسلامی طریق کے مطابق بنائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

خدام الاحمدیہ سے ایک ضروری گزارش

الفضل میں متعدد اعلانات۔ آپ کی مجلس کے قائد یا زعیم اور مجلس کے کاموں میں آپ کی اپنی دلچسپی اور توجہ کے نتیجہ میں آپ کو آئندہ امتحان۔ اس کے لئے نصاب اور اس کی تاریخ انعقاد کا پوری طرح علم ہوگا انشاء اللہ

امید ہے آپ نے اپنا نام قائد یا زعیم صاحب کے پاس امیدواروں کی فہرست میں درج کرا دیا ہوگا۔ اور امتحان کے لئے مجوزہ نصاب بھی حاصل کر لیا ہوگا۔ اور اس کے لئے تیاری بھی شروع کر دی ہوگی۔ اگر نہیں تو یہ سستی کب تک؟ اب تو بہت ہی تھوڑا وقت باقی ہے جلدی کریں۔ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم خادم ہیں محض نام کے نہیں بلکہ کام کے۔ ہمارے ہر کام میں ایک غیر معمولی حرکت اور مستعدی ہونی چاہیئے۔ مرکز کی طرف سے ہر تحریک میں شمولیت آپ کا فرض ہے۔ مرکز سے آپ کا تعاون نہایت ضروری اور لازمی ہے جزاکم اللہ

خاکسار مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکز

انا الموجود

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

خدا وہ ہے جو خود اپنا پتا دے ۔ کلام اور پیشگوئی اور نشاں سے
نہ وہ ہے قعر گمنامی سے جس کو ۔ ہماری عقل ہی باہر نکالے!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداشناسی کے لئے الہام، علم غیب کی اطلاع اور نشانات ہونے ضروری ہیں۔ اور یہ بھی لازمی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خود انا الموجود فرما کر انسان کو اپنی ہستی کا پتہ دے۔ نہ یہ کہ برہموؤں کی طرح یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ ہم خود محض اپنی عقل کے زور سے اس کی ذات اور اس کی مرضی کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ گویا ان کا خدا انسانوں کا محتاج اور ممنون احسان ہوا۔ نہ کہ ان کا خالق و محسن۔

تصحیح:- ۲۴ اپریل اخبار الفضل میں صفحہ ۲ پر نظم "پنجاب" کے عنوان کے ماتحت ہے۔ اس کے آٹھویں شعر کے پہلے مصرعہ میں بجائے "حامد مقعد" کے "جامد مقعد" پڑھیں۔ نیز ۱۲ویں نظم "مغربی تہذیب و تمدن" کے تیسرے شعر کے مصرعہ دوم میں بجائے "عبرت کا وہ سامان کریگا" "عبرت کا وہ سامان بنیگا" پڑھیں۔

احباب ریاست بہاولپور کی خدمت میں استدعا

محترم چودھری احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ریاست بہاولپور سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اب فصل کے موقعہ پر مسجد احمدیہ و مہمان خانہ سرینگر کے لئے احباب ریاست بہاولپور سے چندہ جمع کر کے ارسال فرمائیں۔ میری استدعا ہے کہ تمام دوست ان سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار۔ پریذیڈنٹ احمدیہ مسجد کمیٹی سری نگر

درخواست دعا:- خانصاحب نعمت اللہ صاحب ایس۔ ڈی۔ او برج ڈیپارٹمنٹ جالس بوجہ ورم انتڑی کے بیمار ہیں۔ اور ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ اپریشن کرنا پڑے گا۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ جو احباب انہیں جانتے ہیں۔ انہیں بخوبی علم ہے۔ کہ وہ نافع الناس وجود ہیں۔ اور سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ان کا اخلاص و محبت قابل رشک ہے۔ یہ خوبیاں خود ان کے لئے خاص دعا کی سفارش کرتی ہیں۔ ایسا ہی شیخ محمد حسین صاحب صدر مجلس دار الفضل بھی امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ خاکسار رشید زین العابدین ولی اللہ

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب

۲۳ مئی ۱۹۴۳ء یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب کے لئے مقرر ہے۔ احباب اس کے لئے اچھی طرح تیاری کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک غیر مبایع دوست کے خط کا جواب

شہر گوجرانوالہ سے مکرم ڈاکٹر حسن علی صاحب پنشنر جو غیر مبایع ہیں۔ ۲۸ اپریل ۱۹۴۳ء کو میرے نام ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

"میں نے الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۴۳ء میں آپ کا ایک مضمون درجواب پیغام صلح پڑھا چونکہ آپ سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اچھی طرح سے نہیں کیا ہے۔ اس واسطے آپ کو جواب صحیح کی توفیق نہیں ملی۔ لیجئے حضرت صاحب کتاب شہادۃ القرآن میں اپنی نسبت فرماتے ہیں "آیت واذا الرسل اقتت میں الف لام عہد خارجی پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی وہ مجدد جس کا بھیجنا بزبان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم موعود ہو چکا ہے وہ اس عیسائی تاریکی میں بھیجا جائے گا" (دیکھو شہادۃ القرآن مسیح موعود مث)

اے مکرم دوست جہاں ۱۸۹۱ء میں بمقام دہلی حضور نے اپنی حقیقی نبوت سے علمائے اسلام کے سامنے انکار کیا۔ وہاں اس کے بعد ۱۸۹۲ء بمقام لاہور مباحثہ کے وقت ۳ر فروری ۱۸۹۲ء کو یہ تحریر ۸ گواہوں کے سامنے اپنے دستخط سے دی۔ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھیں۔ اور لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں اسی طرح جنگ مقدس امرتسر میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عبداللہ آتھم کے درمیان ۱۸۹۳ء تھی۔ آپ نے پادریوں کے رو برو اپنی نبوت سے انکار کیا۔ جہاں جہاں اپنے نام کے ساتھ نبی اور رسول کا لفظ لکھا۔ وہاں اس کی ساتھ ہی تشریح فرما دی۔ کہ اس سے مراد میری حقیقی نبوت نہیں ہے۔ بلکہ میرا خدا سے ہمکلام ہونا۔ اور پیشگوئی کرنا ہماری سرکار محمد صلعم کی طفیل مجھ کو یہ عزت اور شرف عطا ہوا ہے۔ پھر حقیقۃ الوحی میں ۱۴ صدی کے مجدد کو بتا کر اپنا مسیح موعود ظاہر کیا ہے اے دوست تم لوگ مجاز اور حقیقت میں تمیز کرنے سے رہ گئے اور یہ تمہارے غلو اور کورانہ تقلید کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہر ایک احمدی لاہور کی جماعت کا حضرت صاحب کو مجدد۔ مسیح موعود مہدی معہود۔ کرشن۔ خلیفۃ اللہ۔ امام برحق مانتا ہے پس خاتم النبیین کے بعد نہ نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا۔ قرآن کی رو سے خلیفہ ہونا ثبوت ہے جس کے مصداق حضرت صاحب تھے۔ نہ کہ میاں محمود احمد صاحب۔ ڈاکٹر حسن علی پنشنر۔ صحابی حضرت مسیح موعود از گوجرانوالہ شہر"

اب میں مکرم ڈاکٹر صاحب کی باتوں کا جواب ذیل میں عرض کرتا ہوں:-

(۱) ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اچھی طرح سے نہیں کیا۔ اس واسطے مجھے جواب صحیح کی توفیق نہیں ملی۔

جن لوگوں نے "الفضل" ۲۷ اپریل ۱۹۴۳ء سے میرے مضمون کو پڑھا ہے اور اب ڈاکٹر صاحب کے خط کو پڑھیں گے۔ وہ اس کے برعکس نتیجہ یہ نکالیں گے کہ ڈاکٹر صاحب نے اصل بحث کو سمجھا ہی نہیں۔ "پیغام صلح" نے سوال یہ کیا تھا۔ کہ جب حدیث مجدد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں کہا گیا تو معلوم ہوا۔ کہ امت میں نبی کا نہیں مجدد آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔

اس کے جواب میں میں نے عرض کیا تھا۔ کہ حدیث مجدد میں تو مسیح موعود وغیرہ بھی نہیں لکھا۔ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے۔ کہ ہر پیغامی "حضرت صاحب کو مجدد و مسیح موعود۔ مہدی معہود کرشن۔ خلیفۃ اللہ۔ امام برحق مانتا ہے"۔ تو کیا یہ سب مراتب حدیث مجدد سے ثابت ہوتے ہیں۔ اگر ہوتے ہیں۔ تو نبی کیوں نہیں ہوتا۔ اور اگر نہیں ہوتے۔ مگر دیگر روایات کی وجہ سے یہ سب مراتب بھی ماننے لازمی ہیں۔ تو اسی طرح باوجودیکہ حدیث مجدد میں صرف مجدد کا ذکر ہے۔ ہمیں دیگر قرآنی و نبوی ارشادات کے پیش نظر جہاں حضور کو مسیح و مہدی وغیرہ ماننا لازمی ہے وہاں نبی ماننا بھی ضروری ہے۔

پھر میں نے حضور کی تصانیف سے احادیث کی رو سے مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا ثابت کیا تھا۔ اور ساتھ ہی لکھا تھا۔ کہ اگر "پیغام صلح" کا یہ طریق درست ہے۔ کہ چھوٹے درجہ کے ذکر سے بڑے درجہ و مرتبہ کا انکار لازمی ہے۔ تو پھر حضرت مسیح کو بھی صرف "مجدد" اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صرف "مہدی" یا "مجدد اعظم" ماننا بھی ضروری ہوگا۔ کیونکہ حضور نے ان کے متعلق یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔

غرض ڈاکٹر صاحب کا یہ جواب بتاتا ہے کہ انہوں نے اصل امر زیر بحث کو سمجھا بھی نہیں۔

(۲) ڈاکٹر صاحب نے جو حوالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار نبوت کے ثبوت میں پیش کئے ہیں۔ اگر ان کو حضور کی تصانیف کا مطالعہ پوری طرح ہوتا۔ تو ان کو آسانی سے معلوم ہو سکتا۔ کہ ۱۸۹۹ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ تھا جیسا کہ حضور اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں"

(اخبار الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء صفحہ)

اس واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کے الہامات وغیرہ کی تاویل کرتے ہوئے نبوت سے انکار کرتے اور اپنے آپ کو محدث یا جزوی نبی وغیرہ کہتے رہے لیکن جب حضور علیہ السلام پر یہ امر ظاہر ہو گیا۔ کہ نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں۔ جیسا کہ ۵۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو فرمایا۔ کہ:-

"نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے"

(ایک غلطی کا ازالہ)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:-

"میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام۔ یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶)

تو اس حقیقت کے ظاہر ہو جانے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے انکار و اقرار در بارۂ نبوت کے حوالوں کی نسبت ۵۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو تحریراً اعلان فرما دیا۔ کہ:-

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے۔ اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول۔ اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا"

(ایک غلطی کا ازالہ)

چنانچہ اس کے بعد حضور علیہ السلام کثرت اپنے آپ کو نبی اور رسول بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھتے رہے۔ چنانچہ آخری مکتوب بنام اخبار عام میں بھی فرما دیا کہ:-

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں"

(اخبار بدر ۱۱۔ جون ۱۹۰۸ء صفحہ)

مارچ ۱۹۰۸ء میں ایک اعتراض کے جواب میں فرمایا۔ کہ:-

"ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (بدر ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ)

اور نہ صرف یہ کہ پھر اپنی نبوت کا کھلے بندوں اعلان فرماتے رہے۔ بلکہ یہاں تک تحدی کی۔ اور دعوےٰ کیا۔ کہ:-

"خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷۔ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

گو کس قدر افسوس ہے کہ غیر مبایعین کے نزدیک اس قدر نشانات و دلائل کے باوجود کہ جن سے "ہزار نبی" کی نبوت بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ حضور کی اپنی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی

(۳) پھر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"خاتم النبیین کے بعد نہ نیا نبی آ سکتا ہے نہ پرانا۔"

حالانکہ یہ بیان بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے نا واقفیت پر مبنی ہے کیونکہ حضور تو تحریر فرماتے ہیں۔

"شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

اور "خاتم النبیین" کا مطلب یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

اس کے علاوہ غیر مبایعین کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب بھی خاتم النبیین کا یہی مطلب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں شائع کر چکے ہیں۔ کہ

"یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آ سکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطے کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا کیونکہ وہ گویا اسی وجود مطہر اور مقدس کے عکس ہیں۔"

(رسالہ ریویو اردو ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸۶)

اسی طرح اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر کرتے ہوئے صاف لکھ چکے ہیں کہ

"ہمیں بھی اسی وسیع دعا کے کرنے کا حکم ہے اھدنا الصراط المستقیم اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ کیونکہ اگر خدا وہ طریق جو منعم علیہ لوگوں کو ملے۔ خدا کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہ تھا۔ تو پھر ہمیں یہ دعا سکھلانے کے کیا معنے؟ مخالف خواہ کوئی ہی معنے کرے۔ مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیئے مانگنے والا۔"

(اخبار الحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۶)

نیز خواجہ کمال الدین صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں خواجہ غلام الثقلین صاحب ایڈیٹر عصر جدید کے مضمون کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت خاتم النبیین کے معنوں کی رو سے لکھتے ہیں۔ کہ

وہ ایک نبی اللہ ہے اور مخبر صادق احمد مرسل صلوات اللہ علیہ کا خاتم النبیین جیسا ہی جانتا ہے کہ [illegible] غلام انبیاء اور نبی اللہ ہوں۔"

(اخبار الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۹)

پھر لکھتے ہیں۔

"اگر ہم احمد کے غلام (جناب مرزا غلام احمد صاحب) کو نبی اس لئے تسلیم نہیں کرتے۔ کہ اس میں بعض باتیں پائی جاتی ہیں جنہیں ہمارا محاکمہ نقص ٹھہراتا ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ وہی باتیں بعینہ احمد مختار میں بھی موجود ہیں۔ تو ہم جہاں غلام احمد کو چھوڑیں گے ساتھ ہی اس کے سردار کو بھی جواب دینگے۔"

(" " صفحہ ۱۰)

کیا ان حقائق کے باوجود ڈاکٹر صاحب یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ

خاتم النبیین کے بعد کسی قسم کا بھی نبی نہیں آ سکتا۔ اور کیا ان تمام حوالجات میں لفظ نبی کی جگہ محدث کر دینے سے مفہوم بن سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

(۴) پھر ڈاکٹر صاحب نے ایک اور غیر متعلقہ بات یہ لکھی ہے۔ کہ

"قرآن کے رو سے خلیفہ ہونا ثابت ہے جس کے مصداق حضرت تھے نہ کہ میاں محمود احمد"

عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر حضور کے تمام صحابہ نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

اور پھر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تمام جماعتوں کے ممبران کو تاکید لکھا گیا۔ کہ وہ فی الفور "حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی" کی بیعت کریں۔ (اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱) اور آپ کی بیعت کرتے وقت نہ اسے قرآن کے خلاف قرار دیا گیا۔ اور نہ آپ کی خلافت کے بارہ میں شک کیا گیا مگر وہی طریق جب مارچ ۱۹۱۴ء میں جماعت کی اکثریت نے اختیار کیا۔ تو وہ غیر مبایعین کی نظروں میں ناجائز قرار پانے لگ گیا۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کی گئی۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کے وصال پر جناب مولوی محمد علی صاحب نے صاف اقرار کیا۔ کہ مولوی صاحب موصوف کا وجود "خلیفۃ المسیح کا اپنے اصل معنوں میں کہلانے کا مستحق ہے" اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارتیں پیش کر کے یہ ثابت کیا۔ کہ ان میں "صاف خلافت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔" (ایک نہایت ضروری اعلان صفحہ ۱۱-۱۲)

پھر حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جو "وصیت" صدر انجمن احمدیہ کو لکھوی تھی۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد صاف خلافت کا اعتقاد ظاہر کیا تھا۔ چنانچہ لکھا۔ کہ

"اگر میرے مرنے کے بعد میری اولاد ذکور و اناث نابالغ رہ جائیں۔ تو ان کی تعلیم و تربیت و تزویج وغیرہ کا انتظام بطور گارڈین کے خلیفہ وقت سلسلہ احمدیہ کی سرپرستی میں کیا جائے۔ المرقوم ۲۹ جنوری ۱۹۱۰ء"

ان سب باتوں کے علاوہ سینکڑوں مرتبہ حضرت مولوی صاحب موصوف کو "خلیفۃ المسیح" کر کے لکھا۔ اور شائع کیا گیا۔ اور کسی کو آپ کی خلافت قرآن کے خلاف نظر نہ آئی۔ بنا بریں ہمارے آقا و مطاع حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت سے انکار کرنا یہ محض بغض و عداوت یا حسد کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟

(۵) اپنے خط کے آخر میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے "ڈاکٹر حسن علی پنشنر صحابی حضرت مسیح موعود"

ڈاکٹر صاحب خدارا جواب فرمائیں کہ کیا کسی مجدد کی زندگی میں اس کو ماننے والے بھی "صحابی" ہوئے ہیں۔ نبی کے ساتھ رہنے والے "صحابی" ہوتے ہیں۔ اگر آپ کو معلوم نہ ہو۔ تو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی "صحابی" کی تعریف پیش کر دیتا ہوں:-

حضور سورہ جمعہ کی آیت و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہو گا۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہو گا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کرینگے بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔" (حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۶۷)

پس اگر جناب ڈاکٹر حسن علی صاحب پنشنر اپنے لئے "صحابی حضرت مسیح موعود" ہونا فخر جانتے ہیں۔ تو وہ فخر حضور کو نبی اور رسول ماننے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

اضافہ وصیت

مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری موصی ۲۰۳۸ نے ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ کی وصیت کر دی ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے موصی حضرات کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اس سعادت میں ضرور حصہ لیں۔ کیونکہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بمطابق ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کم از کم قربانی ہے:- سیکرٹری بہشتی مقبرہ

اہلِ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم و عدل نہیں مانتے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں "مرزا صاحب حضرت عیسیٰ مسیحؑ کی ولادت کو بن باپ مانتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ کہ من عجب تراز مسیحِ بے پدر" (ازالہ اوہام) مگر مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور اور ان کے بہت سے اعوان و انصار مسیحؑ کی ولادت باپدر ہونے کے قائل ہیں۔ (تفسیر القرآن)

حالانکہ مسیح موعود مرزا صاحب کو حکم۔ عدل۔ شارع شریعت۔ ملہم ربانی اور مجددِ زماں کہتے ہیں۔ باوجود اس کے مخالفت بھی کرتے ہیں۔ (اہلحدیث ۲۳ راپریل ص۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ جو کچھ کہا ہے۔ درست ہے۔ غیر مبایعین کہنے کو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم و عدل کہتے ہیں۔ مگر جب واقعات کی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک سے کوسوں دور نظر آتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان لوگوں کو یہ علم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "مواہب الرحمٰن" میں بالوضاحت اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی بلا باپ ولادت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اور جو لوگ انہیں یوسف نجار کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ وہ جہالتوں کے باعث حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ پھر بھی وہ صحیح عقیدہ اختیار نہیں کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں۔ عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔" (اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص۲۶)

(خاکسار خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی قادیان)

انجیل برنباس میں موجودہ جنگ کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی

ایک روز میں انجیل برنباس کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ کہ اس کی ترپن ویں فصل میں مجھے ایک عظیم الشان پیشگوئی نظر آئی۔ میں نے چاہا کہ یہ پیشگوئی اپنی پہلی فرصت میں ہی احباب تک پہنچا دوں۔ یہ پیشگوئی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی فرمودہ ہے۔ جسے آپ کے حواری برنباس نے اپنی انجیل میں بایں الفاظ درج کیا۔

"یسوع نے کہا۔ قبل اس کے کہ وہ (قیامت کا) دن آئے۔ دنیا پر ایک بڑی تباہی وارد ہوگی۔ اور ایک خون ریز ہیبت ڈالنے والی لڑائی چھڑے گی۔ پس باپ اپنے بیٹے کو قتل کرے گا۔ اور بیٹا اپنے باپ کو۔ قوموں کی جتھا بندیوں کے سبب سے۔ اور اسی وجہ سے شہر اُجڑ جائیں گے۔ ملک چٹیل میدان ہو جائیں گے۔ اور بکثرت جان لینے والی وبائیں واقع ہوں گی۔ یہانتک کہ وہ شخص بھی نہ ملے گا۔ جو مُردوں کو قبرستانوں میں اٹھا کر لے جائے۔ بلکہ (لاشیں) جانوروں کی غذا بننے کے لئے ڈال دی جائیں گی۔ اور جو لوگ زمین پر باقی رہیں گے۔ اللہ اُن پر قحط بھیجے گا۔ پس روٹی سونے سے بھی بڑھ کر قیمتی ہو جائے گی۔ تب لوگ سب قسمیں ناپاک چیزوں کی کھائیں گے۔ ہائے کمبختی اُس زمانہ کی۔ جس میں کہ قریب قریب ایک کو بھی یہ کہتے نہ سُنا جائے گا۔ کہ "میں نے گناہ کیا ہے۔ پس اے اللہ مجھ پر رحم کر"۔ بلکہ لوگ خوفناک آوازوں کے ساتھ ابد تک مبارک اور بزرگ رہنے والے اللہ کی ناشکری کریں گے"۔ (اردو ترجمہ انجیل برنباس ص۸۲ و ص۸۳)

یہ روشن تر پیشگوئی کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ بلکہ اپنی تشریح آپ ہے۔ جو ملک کہ جنگ کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ وہاں کا نقشہ بعینہٖ وہی ہے۔ جو اس پیشگوئی میں بیان کیا گیا ہے۔

(شیخ عبدالقادر اکونٹینٹ کالونی فلور ملز لائلپور)

تبلیغی رپورٹ احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ بابت ماہ فروری/مارچ ۱۹۴۳ء

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ پچاس دیہات زیر تبلیغ رہے۔ نو لیکچر دیئے گئے۔ آٹھ سو اشخاص ان تقاریر سے مستفید ہوئے۔ ۳۰ افراد کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۲۷ نو مبایعین سلسلہ عالیہ میں شامل ہوئے۔ فالحمد للہ

ماہ مارچ میں خاکسار علاقہ کونفی میں ایک میٹنگ میں شمولیت کے لئے گیا۔ بفضل خدا اجلاس نہایت کامیاب ثابت ہوا۔ جماعت کو ان کے فرائض منصبی سے آگاہ کیا گیا۔

مقامی چیف جو کہ مذہباً کرسچن ہے۔ اس کی ملاقات کے لئے گیا۔ چیف مذکور ایک نہایت ہی سنجیدہ طبع تعلیم یافتہ آدمی ہے۔ ہم سے بہت ہی خوش اخلاقی سے پیش آیا۔ نیز دوبارہ ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ سرکٹ مشنری کے علاوہ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ اور بعض مسلم اساتذہ نے بھی جلسہ میں شرکت اختیار کی۔ خاکسار کی صحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دُعا کی برکت سے بہت اچھی ہے۔ اور بندہ حسب توفیق فرائض مفوضہ کی سرانجام دہی کے لئے کوشاں ہے۔

(خاکسار نذیر احمد مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ)

پتے مطلوب ہیں

بابو ضیاء الدین صاحب ولد حاجی کریم بخش صاحب مرحوم ساکن دبولی ضلع سیالکوٹ جو پچھلے دنوں محلہ محمد گنج۔ گڑھی شاہو لاہور میں رہتے تھے۔ اور حافظ محمد یعقوب صاحب ولد منشی محمد رمضان صاحب جو پہلے رمضان منزل رحمٰن بازار میرٹھ چھاؤنی میں رہتے تھے۔ دونوں پہلی جگہ سے کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ دونوں صاحبوں کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو وہ [illegible] اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۱۳ مئی۔ پیرس سے اطلاع ملی ہے کہ ناروے سے مزدوروں کو جرمنی بھیجا جا رہا ہے۔ جرمن ہائی کمان کا خیال ہے کہ اتحادی ناروے پر بہت بڑا حملہ کرنے والے ہیں۔

سلہٹ ۱۳ مئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہوائی حملوں کے خطرے کے پیش نظر ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے گلیوں اور سڑکوں پر پھرنے والے آوارہ کتوں کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ عوام کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے پالتو کتوں کو گھروں سے نہ نکلنے دیں۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ لارڈ ویولر بروک، وزیر بہم رسانی خوراک نے ایک تقریر میں بتایا کہ انگلستان میں سامان خوراک کی حالت اچھی صورت اختیار کر گئی ہے۔ ۱۹۴۰ء میں جرمنوں نے انگلستان پر فضائی حملوں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا تھا اور ہٹلر پوری طرح فرانس کے فضائی اڈے استعمال کر رہا تھا۔ بندرگاہوں میں سامانِ خوراک کو بمباری سے آگ لگ گئی جس سے جمہور انگلستان کو سامان خوراک حاصل کرنے میں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن آج حالات مختلف صورت اختیار کر گئے ہیں۔ سمندر پر برطانوی بحری بیڑے کا قبضہ ہے اور ہمیں سامان خوراک برابر پہنچ رہا ہے۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی میں چونکہ مویشی اور چارپاؤں کی کمی ہو گئی ہے۔ اس لئے یکم جون سے گوشت کا راشن کم کر دیا جائے گا۔

بمبئی ۱۳ مئی۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن ڈاکٹر امبیدکر نے اخبارات کے نمائندوں کو ایک بیان دیا۔ جس میں ہندوستان کے سیاسی تعطل کو دور کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کی۔ ڈاکٹر امبیدکر نے بتایا کہ اس وقت تک ہندوستان کے سیاسی تعطل کو دور کرنے کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیئے جبتک کہ پاکستان کے سوال کا فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ گاندھی جی اور مسٹر جناح باہمی افہام و تفہیم سے پاکستان کے مسئلہ پر کوئی فیصلہ کر لیتے لیکن گاندھی جی ایسا نہیں کر سکے۔ اب پاکستان کا فیصلہ جمہور نے کرنا ہے۔ حکومت برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ ایک ایکٹ منظور کر کے پاکستان کو مان لے اور پاکستان کا مطالبہ منظور کرنے سے پہلے استصواب رائے عامہ ہو جانا چاہیئے۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ گذشتہ شب دارالعوام میں دریافت کیا گیا۔ کہ ہرہیس جسے آج سے دو سال قبل جنگی اسیر بنا لیا گیا تھا۔ ان دنوں کہاں ہے؟ مسٹر ایڈن نے کہا کہ اس کی نظر بندی کے سابقہ انتظامات میں کوئی تغیر رونما نہیں ہوا۔ ہرہیس اپنے ساتھ معمولی رقم لایا تھا۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ برلین ریڈیو کا بیان ہے کہ گوئرنگ مسولینی سے ملاقات کرنے کے بعد واپس آ گیا ہے۔ گوئرنگ نے روما میں مسائل حاضرہ پر تبادلہ افکار کیا۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ جنگ چھڑنے کے بعد محوریوں کے ایک کروڑ ٹن کے جہاز غرق ہو گئے ہیں۔ جرمن امیر البحر نے اس شدید نقصان کی تلافی کے لئے مقبوضہ ممالک سے تجارتی جہاز طلب کئے ہیں۔ اتحادی حلقوں کا خیال ہے کہ جرمنی اپنے بحری بیڑے کی تنظیم کے بعد انگلستان پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

لاہور ۱۳ مئی۔ آج لاہور ہائی کورٹ میں یہ سوال زیر بحث آیا۔ کہ آیا لیجسلیٹو اسمبلی کے کسی رکن کا الاؤنس قرق ہو سکتا ہے یا نہیں؟ مسٹر جسٹس محمد منیر نے وکلاء کے دلائل سننے کے بعد فیصلہ محفوظ رکھا۔

لنڈن ۱۳ مئی۔ واشنگٹن سے ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کے صدر جمہوریہ ڈاکٹر بنیش جنوبی امریکہ کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ دو ہفتے جمہوریات متحدہ امریکہ اور ایک ہفتہ کینیڈا میں گذاریں گے اس دوران میں امریکی اور کینیڈین مدبرین سے ملاقات کریں گے۔ اور جنگ کے بعد تعمیر نو کے اہم سوال پر تبادلہ افکار کریں گے۔ اس خبر کو زیادہ اہمیت اسلئے حاصل ہے کہ ڈاکٹر بنیش گرمیوں میں ماسکو بھی تشریف لے جائیں گے۔

قاہرہ ۱۳ مئی۔ قاہرہ پہنچنے والی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ رومیل نے گذشتہ اپریل میں جزیرہ کریٹ میں جرمن ڈویژن کے کمانڈر سے گفت و شنید کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رومیل نے بلقان میں محوری دفاعی افواج کی کمان سنبھال لی ہے۔

قصور ۱۳ مئی۔ سردار بلدیو سنگھ وزیر پنجاب نے وار فرنٹ کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اس افواہ کی تردید کی۔ کہ وزارت پنجاب میں اختلاف ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ میں نے اور میرے رفقاء نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ جنگ کے خاتمہ تک پورے جوش سے وزیر اعظم کی حمایت کریں گے۔

دہلی ۱۳ مئی۔ کلکتہ ہائیکورٹ نے سپیشل کریمنل کورٹس آرڈیننس کی بعض دفعات کو ناجائز قرار دیا تھا۔ حکومت بنگال نے اسکے خلاف فیڈرل کورٹ میں اپیل کی ہے۔ اپیل کی سماعت ۲۲ مئی کو ہوگی۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ اتحادی افواج ٹیونیشیا میں محوریوں کو برابر قیدی بنا رہی ہیں۔ جنرل جیرو کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کیپ بان میں دشمن کے آخری دستے کو بھی اب گھیر لیا گیا ہے۔ جو زغوان کے پاس مقابلہ کر رہا تھا۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن اور اطالوی کمانڈروں نے ٹیونیشیا میں ہتھیار ڈالنا ہی مناسب سمجھا۔ اب تک چھ جرمن جرنیل گرفتار کئے جا چکے ہیں وہ اطالوی جرنیل بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جس نے چہار شنبہ کو آٹھویں فوج کے سامنے ہتھیار ڈالے تھے۔ افریقہ میں محوری شکست سے دو روز قبل مسولینی نے فان آرنیم کو ایک پیغام بھیجا تھا جس میں افریقن کور کی بہادری کی تعریف کی تھی۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر سے جو اعلان ہوا ہے۔ اس میں افریقن کور کی بہادری کی تعریف کی گئی ہے۔ دشمن کیپ بان میں اپنے پیچھے بہت سا سامان چھوڑ گیا ہے۔ جس میں توپیں، مشین گنیں اور بکتر بند گاڑیاں بھی ہیں۔ افریقہ میں اپنی فوجوں کو رسد اور کمک پہنچانے کیلئے برطانیہ اور امریکہ سے اب تک جو جہاز افریقہ کی بندرگاہوں میں پہنچے۔ انکا وزن ایک کروڑ دس لاکھ ٹن ہے۔ ان میں سے زیادہ سے زیادہ دو فیصدی جہاز غرق ہوئے۔ مگر انکو غرق کرنیوالی بہت سی آبدوزیں ڈبو دی گئیں۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ مسٹر چرچل اور انکے مشیر تمام دن مسٹر روزویلٹ اور انکے افسروں سے مشورے کرتے رہے۔ وہ دونوں علیحدہ بھی ملے۔ مسٹر روزویلٹ کو آج بحرالکاہل کی جنگی کونسل کے اجلاس میں شریک ہونا تھا۔ مگر مصروفیت کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔ ان ملاقاتوں کے متعلق جو خبریں آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپان کے خلاف حملہ کا نقشہ تیار ہو رہا ہے۔

ماسکو ۱۴ مئی۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لڑائی میں کسی جگہ بھی کوئی ادل بدل نہیں ہوا۔ کوبان میں روسی توپیں نووورسک کی ڈیفنس لائن پر زبردست گولہ باری کر رہی ہیں۔

پشاور ۱۴ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ آج شام گورنر صوبہ سرحد نے مسلم لیگی لیڈر سردار اورنگ زیب خان سے ملاقات کی۔ اور ان سے صوبہ میں وزارت قائم کرنے میں مدد چاہی۔ گورنر موصوف صبح نتھیا گلی جا رہے ہیں۔ جہاں سے ۲۲ مئی کو واپس آئیں گے۔ اور اس وقت وزراء کے نام ان کے پیش کئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ کل برلین میں انفارمیشن آفس کے سامنے بہت سے مظاہرے ہوئے جبکہ ہزاروں لوگ اس غرض سے وہاں جمع ہوئے۔ تاکہ افریقن کور میں اپنے اعزہ کے متعلق خبر معلوم کریں۔

دہلی ۱۴ مئی۔ وائسرائے ہند نے حال میں مشرقی سرحد کا دورہ کیا ہے۔ آپ صبح دہلی سے روانہ ہوئے اور تیسرے پہر کلکتہ پہنچ گئے۔ دوسرے دن آپ چٹاگانگ گئے۔ اس روز تیسرے پہر فینی پہنچے اور وہاں ہوائی حملوں کے نتائج کو دیکھا۔ وہاں سے ایک اور ہوائی اڈہ کا معائنہ کیا۔ جہاں سے اڑ کر طیارے دشمن پر حملے کرتے ہیں۔ اسی رات آپ امپھال پہنچے۔ اور دوسرے دن بعض اور ہوائی اڈے دیکھے۔

کلکتہ ۱۳ مئی۔ صوبہ کی کونین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حکومت بنگال نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سنکونا کی کاشت بڑھا دی جائے تاکہ بنگال ہی میں ایک لاکھ پونڈ سالانہ کونین تیار ہو سکے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر